ڈرانے کا خیال ہی کیوں کرتے؟

ڈاڑھی اور فوجی ملازمت

سوال: مَیں نے ایرفورس میں پائلٹ کے لیے امتحان دیا تھا۔ میڈیکل ٹسٹ اور انٹرویو کے بعد بحمداللہ امتحان اور کھیلوں میں بھی کامیاب ہُوا۔ مگر بغیر وجہ بتلائے ہوئے مجھے مسترد کر دیا گیا۔ اب کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ تم صرف ڈاڑھی نہ منڈوانے کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ مگر مجھے یقین نہ آیا۔

اب دسمبر میں مَیں نے پی، ایم، اے کے لیے امتحان دیا۔ پہلے انٹرویو میں کمیٹی کے ایک بریگیڈیر صاحب نے مجھے بتایا کہ تم پہلی دفعہ کوہاٹ میں صرف ڈاڑھی کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ پاکستانی فوج کے افسر ڈاڑھی والے کیڈٹ کو پسند نہیں کرتے اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایسا کوئی آدمی نہ لیا جائے۔ ہاں بعد میں اجازت لے کر ڈاڑھی رکھی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد میں نے تحریری امتحان دیا اور اس میں کامیاب ہُوا۔ اب اس کے بعد میڈیکل ہوگا اور اس کے بعد کوہاٹ جانا پڑے گا۔ اس وجہ سے میرے پانچ بھائی اور اب والد صاحب پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ ڈاڑھی کو صاف کراؤ مگر میں عزت، عہدے اور روپے کے لیے ایسا کام کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میں اپنی اصلی حالت میں رہ کر یا تجارت کروں گا اور یا مزید تعلیم حاصل کر کے اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان ملازمتوں سے میرے مذہبی احساسات مجروح ہونگے۔ میں زیادہ دیر تک صبر نہیں کر سکتا۔ مگر قبل اس کے کہ آخری فیصلہ کروں، میں آپ سے مشورہ لینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ کتاب و سنت کی روشنی میں میری رہنمائی کریں۔ میں آپ کا بہت ممنون ہونگا۔

جواب - آپ نے جو حالات لکھے ہیں انہیں پڑھ کر انتہائی افسوس ہوا۔ پاکستان کی فوج اور فضائیہ میں آج بھی بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جو تقسیم سے قبل متحدہ ہندوستان کی فوج یا فضائیہ میں سکھوں کے ساتھ، بلکہ بعض تو اُن کے ماتحت کام کر چکے ہیں۔ ان کو خوب معلوم ہے کہ رعب، خوبصورتی، چستی اور دوسرے جن جن پُر فریب الفاظ کو استعمال کر کے آج یہ لوگ ڈاڑھی کو فوج اور فضائیہ میں حرام کیے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی حیلہ اور بہانہ نہ تو سکھوں سے ڈاڑھی منڈوا سکا اور نہ کسی بڑے سے بڑے عہدے تک ان کے پہنچنے میں مانع ہو سکا۔ آج بھی متحدہ ہندوستان کی فوج اور بحریہ اور فضائیہ میں سکھ بڑے سے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور کسی کی یہ جرأت نہیں ہے کہ ان سے یہ کہہ سکے کہ تمہیں ملازمت کرنی ہے تو ڈاڑھی منڈوا کر آؤ، یا اگر تم ڈاڑھی رکھو گے تو تمہیں ملازمت میں نہ لیا جائے گا۔ ابھی تھوڑی ہی مدت پہلے ہمارے ہاں کی ایک فوجی تقریب میں حصہ لینے کے لیے ہندوستان سے ایک سکھ لفٹیننٹ جنرل آیا تھا جس کے چہرے پر بالشت بھر کی ڈاڑھی لٹک رہی تھی اور اس کی تصویر ہمارے ملک کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ افسوس کہ اس کو دیکھ کر بھی ہمارے کالے صاحب بہادروں کو شرم نہ آئی اور انہوں نے نہ سوچا کہ اگر ڈاڑھی سے آدمی فوجی ملازمت کا اہل نہیں ہوتا تو یہ سکھ کیسے لفٹیننٹ جنرل ہو گیا۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے مسلمان افسر صاحبان ڈاڑھی والوں کو ملازمت میں نہ لینے، یا ڈاڑھی منڈوانے کو ملازمت کے لیے شرط قرار دینے کے لیے جتنے بہانے بناتے ہیں وہ سب بالکل لغو اور بیہودہ ہیں۔ اصل بات یہ نہیں ہے کہ ڈاڑھی رکھنے سے فوجی ملازمت کے لیے آدمی کی اہلیت یا موزونیت میں کوئی فرق آ جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انگریز کی غلامی نے ان لوگوں کو سکھوں کی بہ نسبت بہت زیادہ گھٹیا درجے کی غلامانہ ذہنیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ سکھوں نے بھی وہی مغربی تعلیم پائی ہے جو انہوں نے پائی ہے اور اسی انگریز کی وہ بھی نوکریاں کرتے رہے ہیں جس کی یہ کرتے رہے ہیں۔ کسی میدان میں وہ ان سے پیچھے نہیں رہے لیکن وہ آج تک بھی مغربی زندگی کی اس ذلیل انتہا کو نہیں پہنچے کہ گرو نانک اور گرو گوبند سنگھ اور

اپنے مذہب کے دوسرے اکابر کی پیروی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور اسے نالائقی کا نشان سمجھیں۔ یہ شرف صرف ہمارے فرنگیت زدہ حضرات ہی کو نصیب ہوا کہ انہوں نے جب انگریز کی بندگی اختیار کی تو اپنا سب کچھ لا کر خداوند انگریز کے قدموں میں ڈال دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ یہ لوگ انگریز کی نوکری حاصل کرنے کے لیے بخوشی ڈاڑھیاں مونڈنے پر راضی ہو گئے، بلکہ رفتہ رفتہ یہ اتنے بگڑے کہ انہوں نے خود ڈاڑھی کو نالائقی کا نشان تسلیم کر لیا۔ حالانکہ ڈاڑھی جس طرح سکھوں کے اکابر مذہب کی سنت تھی اسی طرح وہ مسلمانوں کے اکابرِ دین کی سنت بھی تھی، اور جس طرح سکھوں کو ان کے پیشوائے دین نے اس کو رکھنے کا حکم دیا تھا اسی طرح مسلمانوں کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رکھنے کی تاکید اور مونڈنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ اس صورتِ حال کو جب میں دیکھتا ہوں تو مجھے بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس ہوتا ہے کہ مسلمان خود اپنے ہی ہم سر اور ہم عصر غیر مسلموں کی بہ نسبت سیرت و کردار کے اعتبار سے کتنے فروتر ثابت ہوئے ہیں۔

میرا مشورہ نہ صرف آپ کو، بلکہ تمام اُن نوجوانوں کو جن کے اندر دینی غیرت و حمیت موجود ہے، یہ ہے کہ وہ اِن حالات میں پست ہمت نہ ہوں اور کوئی کمزوری نہ دکھائیں۔ ان کو چاہیے کہ ہر مقابلے کے امتحان میں شریک ہو کر اپنی قابلیت و اہلیت ثابت کر دیں اور اس کے بعد جب صرف ڈاڑھی کے سبب سے ان کو ملازمت میں لینے سے انکار کیا جائے تو ملازمت سے محرومی کو قبول کر لیں اور ڈاڑھی ہرگز نہ مونڈیں۔ اس طرح اگر غیرت مند مسلمان نوجوان پے در پے عمل کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ یہ بات بالکل ثابت ہو جائے گی کہ ڈاڑھی رکھنے والے نااہل نہیں ہیں بلکہ ان پر ملازمتوں کے دروازے بند کرنے والے نام نہاد روشن خیال افسر انتہائی تنگ نظر "ملاّ" ہیں اور وہ اپنی اسی تنگ نظری کے باعث اپنے ملک کی ملازمتوں کو مضبوط سیرت و کردار رکھنے والے نوجوانوں سے محروم کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت اگر یہی پسند کرتی ہے کہ صرف پیٹ پر ضمیر و ایمان کی قربانی دینے والے ہی ملازمتوں میں رہ جائیں اور تمام ایماندار و بلند کردار لوگوں پر ملازمتوں کے دروازے بند رہیں تو وہ جب تک چاہے اپنی اس تباہ کن پالیسی پر چلتی رہے۔ آخر کار اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اس حماقت سے اپنا اور ملک کا کس قدر نقصان کیا ہے۔